Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Islamophobia as an International Intellectual and Sociological Phenomenon: A Critical Study of Its Concept, Origins, and Academic Dimensions

اسلاموفوبیا ایک بین الاقوامی فکری و سماجی رجحان: مفہوم، ماخذ اور علمی جہات کا تنقیدی جائزہ

Authors Details

1. ʿ**Abdul Waheed Asad** (Corresponding Author)
   Head of Department of Islamic Studies, Government Graduate College, 18-Hazari; PhD Scholar, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.
   Email: asadwaheedpak@gmail.com
2. **Dr. Muhammad Hammad Lakhvi**
   Professor and Dean, Faculty of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Citation

Asad, ʿAbdul Waheed, and Dr. Muhammad Hammad Lakhvi." Islamophobia as an International Intellectual and Sociological Phenomenon: A Critical Study of Its Concept, Origins, and Academic Dimensions."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 527−541.

Submission Timeline

Received: Jan 06, 2024
Revised: Jan 18, 2025
Accepted: Feb 05, 2025
Published Online: Feb 19, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Islamophobia as an International Intellectual and Sociological Phenomenon: A Critical Study of Its Concept, Origins, and Academic Dimensions

اسلاموفوبیاایک بین الاقوامی فکری وسماجی رجحان: مفہوم، ماخذ اور علمی جہات کا تنقیدی جائزہ

☆عبدالوحید اسد ☆ڈاکٹر محمد حماد لکھوی

Abstract

This study critically explores Islamophobia as a multifaceted international intellectual and sociological phenomenon. Moving beyond its common association with fear or hatred of Islam and Muslims, the paper investigates the term's conceptual ambiguities, historical roots, and academic trajectories. Drawing from diverse scholarly sources and theoretical frameworks, the research unpacks how Islamophobia has been constructed, represented, and institutionalized in both Western and non-Western contexts. It evaluates how political, cultural, and historical conditions shape Islamophobic narratives, highlighting its transformation from a reactionary sentiment into a systemic structure embedded in media, policy, and public discourse. The study also examines the Runnymede Trust's binary framework, Edward Said's critique of Orientalism, and other academic interpretations to illustrate how Islamophobia intersects with issues of race, religion, identity, and power. Ultimately, this paper aims to contribute to a deeper, more nuanced understanding of Islamophobia's dynamic and evolving nature across different societies.

Keywords: Islamophobia, Conceptual Analysis, Historical Origins, Intellectual Discourse, Sociological Phenomenon, Religious Prejudice, Cultural Racism, Orientalism.

تعارف موضوع

اسلاموفوبیا ایک پیچیدہ اور کثیر الجہتی رجحان ہے جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خوف، تعصب، دشمنی، یا منفی رویوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی تاریخی جڑیں صدیوں پرانی ہیں، جو مغرب و مشرق کے تہذیبی تصادم، استعماری عزائم، اور مذہبی اختلافات سے جڑی ہیں۔ 1997 کی رنی میڈ رپورٹ نے اس اصطلاح کو عصری معنوں میں متعارف کرایا، جس نے اسے مسلم مخالف نسل پرستی اور تعصب سے منسلک کیا۔ ایڈورڈ سعید، امریکو کاسترو، اور دیگر اسکالرز کے کاموں میں اس کے ابتدائی استعمالات ملتے ہیں، جو 1910 سے لے کر 1985 تک مختلف سیاق و سباق میں سامنے آئے۔ اسلاموفوبیا کو محض مذہبی خوف یا نفرت تک محدود نہیں کیا جا سکتا؛ یہ ثقافتی، نسلی، اور سیاسی جہات کا امتزاج ہے۔ رنی میڈ رپورٹ کے آٹھ سوالات اسے کھلے اور بند نظریات کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ اسکالرز جیسے ایلن (2010) اسے ایک 'مبہم اور متضاد' رجحان قرار دیتے ہیں۔ یہ نہ صرف مغربی معاشروں بلکہ بعض مسلم معاشروں میں بھی بنیاد پرستانہ شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا مطالعہ نسل

☆ ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ گریجویٹ کالج، 18-ہزاری؛ پی ایچ ڈی اسکالر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔
☆ پروفیسر اینڈ ڈین، فیکلٹی آف اسلامی اسٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

پرستی، ثقافتی دشمنی، اور سماجی بیگانگی کے تناظر میں کیا جاتا ہے، جو 9/11 جیسے واقعات کے بعد شدت اختیار کر گیا۔ یہ مقالہ اسلاموفوبیا کے مفہوم، تاریخی وفکری ماخذ، اور اس کی علمی جہات کا تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے، تاکہ اس کے سماجی اثرات اور ممکنہ تدارک کو سمجھا جا سکے۔

مبحث اول: اسلاموفوبیا—اصطلاح کا تعارف ومفہوم

اسلاموفوبیا کی اصطلاح کا عصری تعارف اور 1997 کی رنی میڈ رپورٹ

اسلاموفوبیا کی اصطلاح کب سے رائج ہے اس کی عصری ادب میں اچھی طرح تحقیق نہیں ہو سکی تاہم نومبر 1997 میں رنی میڈ کی رپورٹ islamophobia :A challenge for us all: کے بعد یہ اصطلاح عام ہوئی ہے۔ تمدگیدی (2006) نے 1980 کی دہائی میں اپنے پہلے استعمال کا دعویٰ کیا، حالانکہ اس نے خاص طور پر اس بات کا حوالہ نہیں دیا کہ وہ کہاں شائع ہوا[1]۔ غالباً، وہ ایڈورڈ سعید کے 1985 میں اپنے مشہور مضمون ' Orientalism Reconsidered' میں اسلاموفوبیا کی اصطلاح کے استعمال کا حوالہ دے رہے تھے۔[2] (ایڈورڈ سعید نے اپنے مستشرقین کے مقالے کی روشنی میں اسلاموفوبیا کا استعمال کیا۔ ان کے مطابق، مشرقی اور وقوع کے درمیان فرق کو زیادہ واضح اور دلچسپ انداز سے دیکھنا چاہیے۔ اس سے اسلاموفوبک احساسات زیادہ واضح اور سخت ہوں گے[3]۔ یا تمدگیدی (2006) ہو سکتا ہے کہ کرسٹوفر ہیریسن کے فرانس اور مغربی افریقہ میں اسلام، 1860-1960 کی عکاسی کر رہے ہوں، جس میں وہ مصری قوم پرستوں میں بڑھتی ہوئی بنیاد پرستی کے پس منظر میں 'روایتی یورپی اسلاموفوبیا کی نئی جہت' کا حوالہ دے رہے تھے[4].

اسلاموفوبیا کے اولین استعمالات: ایڈورڈ سعید، امریکو کاسترو اور دیگر

دلچسپ بات یہ ہے کہ لوپیز (2011) نے اپنی ایک تحریر میں دعویٰ کیا ہے کہ اسلاموفوبیا کی اصطلاح ایک ہسپانوی مورخ امریکو کاسترو نے 1968 میں استعمال کی تھی۔ لوپیز کے مطابق ہسپانوی مورخ نے یہود دشمنی کا موازنہ اسلاموفوبیا سے کیا تھا جب اس نے یہ اصطلاح استعمال کی تھی، جس کا مطلب یہ تھا کہ اسپین کے مسلمانوں کے اثر ورسوخ پر توجہ مرکوز کی جائے[5]۔ ہسپانوی میں اسلاموفوبیا کا تلفظ تقریباً اسی طرح ہوتا ہے جیسا کہ انگریزی میں ہوتا ہے اور حروف میں بھی شاید ہی کوئی فرق ہوتا ہے جیسے اسلاموفوبیا (ہسپانوی میں)؛ لہذا، انگریزی میں اصطلاح کے استعمال کے طور پر Americo Castro کے کام میں اس اصطلاح کے استعمال میں کم شک ہے۔ اب ہم بحث کریں گے کہ کیا اسے جدید ادب میں اپنے معنی کے لحاظ سے اسلاموفوبیا کے سیاق وسباق میں استعمال کیا گیا تھا۔ بظاہر، اس اصطلاح کے معاصر معانی سے کوئی خاص انحراف نظر نہیں آتا کیونکہ یہ ہسپانوی معاشرے پر یہودیوں اور مسلمانوں کے اثرات کے پس منظر میں یہود دشمنی اور اسلاموفوبیا کے اثرات کے بارے میں بات کرتی ہے۔

---

1 Tamdgidi, M. H. Editor's Note: Probing Islamophobia. Human Architecture: Journal of the Sociology of Self-Knowledge 5, no. 1 (2006): 7–9.
2 Said, Edward. Orientalism. London: Routledge & Kegan Paul; New York: Penguin, 1978.,27(2),1-15
3 Harrison, Christopher. France and Islam in West Africa, 1860–1960. Cambridge: Cambridge University Press, 1988.,p34
4 Harrison, Christopher. France and Islam in West Africa, 1860–1960. Cambridge: Cambridge University Press, 1988.
5 Lopez, F. B. "Towards a Definition of Islamophobia: Approximation of the Early Twentieth Century." Ethnic and Racial Studies 34, no. 4 (2011): 556–73.

انگریزی و فرانسیسی علمی متون میں اسلامو فوبیا کی تاریخی جھلکیاں

یہی نہیں، لوپیز (2011) نے Hichem Djait (فرانس سے) کا حوالہ دیا جس نے 1978 میں اپنی کتاب میں لکھا تھا کہ اسلامو فوبیا کی جگہ عرب و فوبیا لے رہا ہے۔ Hichem Djait کا یہ دلچسپ تبصرہ ہے کہ اسلامو فوبیا پہلی بار 4 فروری 1991 کو انسائٹ کی ایک رپورٹ میں سامنے آیا (صفحہ 37)، جس میں اس کا صحیح استعمال یہ تھا: 'اسلامو فوبیا ماسکو کی جانب سے افغانستان میں اپنی پوزیشن سے دستبردار ہونے میں ہچکچاہٹ کا سبب بھی بنتا ہے، اس کے باوجود اسے ایک ملین ڈالر کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ جا رہا ہے' اس سے یہ دعویٰ مزید کمزور ہوتا ہے کہ اسلامو فوبیا ایک اصطلاح کے طور پر پہلی بار ایڈورڈ سعید نے 1985 میں استعمال کیا تھا۔ جس تناظر اور سیاق و سباق کے تحت اسلامو فوبیا کی اصطلاح استعمال کی گئی تھی، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نظریے کے طور پر اسلام کے خوف کو ایک نسلی گروہ کے طور پر عربوں کے خوف سے تبدیل کیا جا رہا ہے۔ 1960 کی دہائی میں مشرق وسطیٰ میں بڑھتے ہوئے تناؤ کا نتیجہ اس خوف کے بارے میں تھا۔ بہر حال، کچھ اسکالرز نے اپنے دعوے سے ہٹ کر کہا ہے کہ ایڈورڈ سعید کا 1985 کے مضمون میں اسلامو فوبیا کا استعمال 'Orientalism Reconsidered' درحقیقت انگریزی ادب میں اسلامو فوبیا کا پہلا استعمال ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آکسفورڈ انگلش ڈکشنری (آن لائن) نے اسلامو فوبیا کی اصطلاح کے پہلے استعمال کو 1923 میں جرنل آف تھیولوجیکل اسٹڈیز میں ظاہر کیا، تاہم بغیر کسی مناسب حوالہ کے۔ مزید گہرائی سے تلاش کرنے سے معلوم ہوا کہ اسلامو فوبیا کی اصطلاح کا انگریزی ورژن اسٹینلے اے کک کے ایک مضمون بعنوان 'دی ہسٹری آف ریلیجنز' میں استعمال کیا گیا تھا جو کہ دی جرنل آف تھیولوجیکل اسٹڈیز میں تھا۔[6] اس کے علاوہ یہ اصطلاح انگریزی میں 1976 میں ایک اور مضمون میں استعمال کی گئی تھی جس کا عنوان تھا 'ڈائیلاگ ود گستاو ای[7]۔ یہ دونوں حوالہ جات واضح طور پر ہمارے اس مفروضے کی تائید کرتے ہیں، جس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے، کہ اسلامو فوبیا لٹریچر جلد بازی میں تیار کیا جانے والا ادب لگتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید یہ اہم ذرائع ضائع نہ ہوتے۔ مزید بر آں، اسلامو فوبیا کی اصطلاح، ایلن (2010) اور دیگر کے مطابق، ڈائنیٹ اور ابراہیم (1925) نے L'Orient vu de l'Occident (فرانسیسی) کے عنوان سے اپنے کام میں استعمال کی[8]۔ Allen (2010) کا دعویٰ ہے کہ استعمال شدہ اصطلاح کا جوہر اس سے کچھ مختلف تھا۔[9]

مبحث دوم: اسلاموفوبیا کا تاریخی پس منظر

اسلاموفوبیا کا داخلی یا مسلم لبرل زاویہ نظر

عصری استعمال —بلکہ لبرل اور ماڈرنسٹ مسلمانوں کی طرف سے اسلام کا خوف ہے، نہ کہ غیر مسلموں کے ذریعے۔ اسلامو فوبی ایک اصطلاح تھی جو دراصل ڈینٹ اور ابراہیم نے استعمال کی تھی، جس کا مطلب جدید فرانسیسی زبان میں اسلامو فوبیا ہے۔ تاہم، کچھ اسکالرز کے مطابق، اس کے وہی معنی ہیں جیسے اسلامو فوبیا —اسلام کے خلاف احساسات، لیکن ایسے نہیں جیسے موجودہ دور کے اسلامو فوبیا (جس کے متعدد پہلو ہیں؛ اس لیے فوبیا کا ایک مجموعہ)۔ جدید انگریزی سے فرانسیسی لغات، بہر حال، اسلامو فوبیا کو فرانسیسی اسلامو فوبی کے انگریزی ترجمہ کے طور پر دیتے ہیں۔

6Cook, S. A. "The History of Religions." The Journal of Theological Studies 25, no. 97 (1923): 101–109.
7 Anawati, G. C. "Dialogue with Gustave E. von Grunebaum." International Journal of Middle East Studies 7, no. 1 (1976): 123–128.
8 Dinet, E., and S. Ibrahim. L'Orient Vu de l'Occident. Paris: Piazza-Geutner, 1925, 89.
9 Allen, Chris. Islamophobia. Farnham, Surrey: Ashgate Publishing Limited, 2010, 23.

عجیب بات یہ ہے کہ یہ بھی کسی بھی جدید زبان میں اسلاموفوبیا کی اصطلاح کا پہلا استعمال نہیں تھا[10]۔ لوپیز (2011) کے مطابق، ایک فرانسیسی، Maurice Delafosse کا ایک مضمون، بعنوان létat actuel de lafrique occidentale francaise (trans. The Current State of French West Africa) 1910 میں Revue Du Monde Musualman (trans. Review of Muslim World) میں شائع ہوا تھا جس میں فرانسیسی حکام نے اسلاموفوبیا کے خلاف جنگ کی سفارشات کے طور پر فرانسیسی حکام کی اصطلاح کو استعمال کیا تھا۔(۔رابن رچرڈسن، انسٹڈ کنسلٹنسی کے شریک ڈائریکٹر جنہوں نے 1997 میں رنی میڈ رپورٹ شروع کرنے میں کردار ادا کیا تھا، نے اپنے مقالے میں دعویٰ کیا کہ اسلاموفوبی کا پہلا استعمال (فرانسیسی زبان میں) لاپولیٹیک مسلمانے ڈانس ل افریقی اوکسیڈنٹیل فرانسیس کے عنوان سے ایک کتاب میں شائع ہوا، جس نے 1997 میں اس کا حوالہ دیا تھا. اس سے پہلے کی بحث واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ نہ تو انگریزی میں اور نہ ہی کسی دوسری زبان میں اسلاموفوبیا کی اصطلاح جدید ادب یا نیولوجزم کے لیے بالکل نئی ہے جیسا کہ کچھ مطالعات میں دعویٰ کیا گیا ہے۔

اسلاموفوبیا کی اصطلاح کا اولین فرانسیسی استعمال اور تاریخی جہات

انگریزی میں اسلاموفوبیا (اصطلاح) کا پہلا استعمال 1923 میں دی جرنل آف تھیولوجیکل اسٹڈیز میں پایا گیا تھا اور کسی دوسری زبان میں اس کا پہلا استعمال 1910 میں فرانسیسی زبان میں، پھر تحقیق کے ایک جریدے اور پی ایچ ڈی کے مقالے میں پایا گیا تھا[11]۔ اسلاموفوبیا کی تعریفیں، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، ایک ایسا پیچیدہ مجموعہ ہے جس کی ایک طویل تاریخ ہے۔ لہٰذا، تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے والی ایک جامع تعریف پیش کرنا ایک مشکل کام ہے۔ مختلف پس منظر، تجربے اور تعمیر کے بارے میں ان کی سمجھ کے حامل اسکالرز نے اس کی تعریف اور تصور کیا ہے، اس کے باوجود، زیادہ الجھنوں اور کم وضاحت کے ساتھ۔ کوئی جامع اور متفقہ تعریف ابھی سامنے آنا ہے۔ اسلاموفوبیا کی تمام تعریفوں کا واحد مشترکہ پہلو یہ ہے کہ یہ مسلمانوں یا اسلام یا ان دونوں کے خلاف کسی منفی چیز کے بارے میں بات کرتا ہے۔ کسی جگہ، تعریف کو ثقافتی یا مذہبی نسل پرستی[12] (یا 'نئی نسل پرستی[13] (ہے کے طور پر دکھایا گیا ہے جس کا رخ مسلمانوں یا اسلام کی طرف ہے؛ اور کسی اور جگہ اسے مسلمانوں اور اسلام کے لیے تعصب قرار دیا گیا ہے۔ عام طور پر تعریف کے ساتھ منسلک دیگر منفیات خوف، دشمنی، دہشت، دیگر، مشرقی، نفرت، دھمکی، متشدد مذہب، ناپسندیدگی، چند ناموں، یا مسلم مخالف / اسلام مخالف ہیں۔ دوسری طرف، تعریف کی کچھ برخاستگی، یا تو ایک ادارہ جاتی نظریہ رکھتی ہے یا طویل تاریخی جڑیں رکھنے والا رجحان، ابھی حال ہی میں اسلاموفوبیا پر بحث میں شامل ہوا ہے،[14] یہاں تک کہ تعریف کو ایک عصری تصور کے طور پر تصور کرنے کے لیے ایک لکیری جڑ کی پیروی کرنے والی کچھ تعریفیں Runnymede رپورٹ کے اجراء کے بعد سامنے آئیں اور عالمی میڈیا پر 9/11 کے بعد چمک اٹھیں۔

10 Delafosse, Maurice. “L’état de l’Afrique Occidentale Française.” Revue du Monde Musulman 11, no. 5 (1910): 32–53.
11 Quellien, Alain. The Moslem Policy in French West Africa. Paris: Emile Larose, 1910, 133.
12 Barker, Martin. The New Racism: Conservatives and the Ideology of the Tribe. London: Junction Books, 1981.
13 Modood, Tariq. “Difference, Cultural Racism and Anti-Racism.” In Debating Cultural Hybridity, edited by P. Werbner and T. Modood, 154–172. London: Zed Books, 1997.
14 Halliday, Fred. Islam and the Myth of Confrontation: Religion and Politics in the Middle East. London: I. B. Tauris, 2003.

مبحث سوم: اسلاموفوبیا کے فکری و سوشیالوجیکل ماخذ

اسلاموفوبیا: ایک اختراعی اصطلاح یا تنقید سے دفاع کا ہتھیار؟

تاہم اس سلسلے میں سب سے دلچسپ تبصرہ یہ تھا کہ یہ اصطلاح "اسلام پسندوں نے اسلام پر کسی بھی تنقید کی مذمت کے لیے ایجاد کی تھی"[15] آیئے کچھ اتفاق رائے تک پہنچنے کے لیے اسلاموفوبیا کی کچھ تعریفوں کی سرجری کرتے ہیں۔ ہماری سمجھ کی سادگی کے لیے، ہم تعریفوں کو وسیع یا تنگ اور قریبی یا کھلے سپیکٹرم میں تقسیم نہیں کریں گے۔ بلکہ تعریف کی توجہ کو مد نظر رکھا جائے گا جیسے کہ آیا کوئی تعریف خوف، تعصب، دشمنی یا مسلمانوں / اسلام کی کسی دوسری ناپسندیدگی پر زور دیتی ہے، وغیرہ۔ کسی بھی پہلو سے محروم ہونے کے خوف سے جو اسلاموفوبیا کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے، اسکالرز نے اپنی تعریف میں متعدد عوامل کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ بذات خود اسلاموفوبیا کی وضاحت اور تصور کرنے کے عمل میں الجھی ہوئی صورتحال کو ظاہر کرتا ہے۔ بلاشبہ، فطرت میں اس قدر مبہم اور پیچیدہ ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی منفیت اس کی وضاحت کا حصہ بنتی ہے، اور پھر تاریخ بھی اتنی فراخ دل ہے کہ اس کے دائرے میں موجود کسی بھی منفی عنصر کو ثابت کرنے کے لیے ہر طرح کی منفیات پیش کرے۔ اس دلچسپ صورت حال نے اہل علم کو یقین کرنے کی معقول وجوہات کے ساتھ مختلف جہتوں میں تعریفوں کے بنڈل تجویز کرنے میں سہولت فراہم کی ہے۔ دوسری طرف دی گئی تعریفوں پر تنقید بھی آسان ہو گئی ہے۔ ایلن (2010) اس مسئلے پر غور کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اسلاموفوبیا ایک 'فلوڈ، پروٹین، اور بڑی حد تک متضاد' اور 'مبہم رجحان' ہے[16]۔

اسلاموفوبیا کے اجزاء: خوف، تعصب، دشمنی اور تہذیبی نفی

اس طرح، اسلاموفوبیا کو ایک چھتری کی اصطلاح کے طور پر لیا جا سکتا ہے، جس میں مسلمانوں اور اسلام کے حق میں نسل پرستی اور تعصب کے خوف جیسے تمام منفی تصورات کا احاطہ کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ مثال کے طور پر، جب فرانسیسی مصنف کہا کہ ' مسلمان عیسائیوں کا فطری طور پر ناقابل مصالحت دشمن ہے'، وہ حقیقت میں 1891 میں اسلاموفوبیا کی وضاحت کر رہے تھے[17]، بلاشبہ خود اس اصطلاح کو وضع کیے بغیر۔ Alain Quellien نے Jules-Hippolyte Percher اور دیگر اسلاموفوبس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ :(اسلام کے خلاف تعصب ہمیشہ سے مغربی اور عیسائی تہذیب کے لوگوں میں وسیع رہا ہے اور اب بھی ہے[18]۔ بعض کے نزدیک مسلمان عیسائیوں اور یورپیوں کا فطری اور ناقابل مصالحت دشمن ہے۔ اسلام تہذیب کی نفی ہے، اور بربریت، بدعقیدگی اور ظلم کی سب سے اچھی امید اہل اسلام سے کی جا سکتی ہے۔ 1910 میں پہلی بار اسلاموفوبیا کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے، کوئلین نے اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی۔ اسلاموفوبیا کی اس ڈھیلی ڈھانچے والی تعریف نے ان لوگوں کے لیے راہیں کھول دیں جو اس کے بارے میں کچھ وضاحت کے ساتھ اس اصطلاح کو استعمال کرتے ہوئے اس کی پیروی کرتے تھے۔ یہاں مسلمانوں اور اسلام کے لیے تعصب اور دشمنی اس اصطلاح کی وضاحت کے اہم اجزاء ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مسلمانوں اور اسلام دونوں کو، ایک دوسرے سے آزاد، بالترتیب ایک 'عیسائیوں کے ناقابل مصالحت دشمن' اور 'تہذیب کی نفی' کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ لفظ "Muhamden" کا استعمال بھی پیغمبر اسلام (ص) سے نفرت کی نشاندہی کرتا ہے۔ غالباً یہی وجہ رہی

15 Lopez, Fernando B. "Towards a Definition of Islamophobia." Ethnic and Racial Studies 49, no. 1 (2011): 181.
16 Allen, Chris. Islamophobia. Farnham: Ashgate Publishing Limited, 2010, 102.
17 Iqbal, Zafar. Islamophobia: History, Context and Deconstruction. Washington DC, 2011, 44.
18 Allen, Chris. Islamophobia. Farnham: Ashgate Publishing Limited, 2010, 102.

ہے کہ جب کُک (1923) نے انگریزی میں پہلی بار اسلاموفوبیا کو بطور اصطلاح استعمال کیا تو اس نے کچھ مصنفین کا حوالہ دیتے ہوئے وہی دلیل استعمال کی جنھوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی گفتگو میں غیر مہذب اور تہذیب کا دشمن قرار دیا[19]۔ اسلاموفوبیا کے لیے ان کی دلیل، جسے انھوں نے اپنے مضمون میں صرف ایک بار استعمال کیا ہے، اسلام کے پیغمبر سے نفرت پر مبنی ہے[20]۔ دیگر عناصر میں پہلے کی وضاحت میں اسلام کو ایک متشدد مذہب کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ خوف اسلاموفوبیا کے ابتدائی اجزاء میں سے ایک ہے، جیسا کہ عام طور پر کسی بھی چیز کے فوبیا کو خوف کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے فوبیا کو اسلاموفوبیا کی بہت سی تعریفوں میں ایک اہم جزو کے طور پر لیا گیا ہے۔

تعریفات میں تنوع، پیچیدگی اور تضادات

آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس (OIC) کی پہلی آبزرویٹری رپورٹ میں اسلاموفوبیا کی ایک سادہ تعریف دی گئی ہے جس میں 'اسلام سے غیر معقول یا طاقتور خوف یا ناپسندیدگی' کو اسلاموفوبیا کہا گیا ہے۔[21] بلاشبہ، خوف نفرت اور ناپسندیدگی کے جذبات پیدا کرتا ہے، اور تشدد کو بھڑکا سکتا ہے۔ لیکن Shryock (2010) نے نوٹ کیا کہ اسلاموفوبیا صرف خوف یا نفرت نہیں ہے، بلکہ لوگوں کے ایک گروہ یا معاشرے سے دشمنی کا عہدہ بھی خوف کو فوبیا میں تبدیل کرنے کے لیے کافی ضروری ہے۔ وہ مزید دلیل دیتے ہیں کہ لوگوں میں القاعدہ کا خوف خطرناک لوگوں کے گروپ کے طور پر ہو سکتا ہے، لیکن یہ پورے مسلمانوں اور اسلام کو اس وقت تک نہیں گھیر سکتا جب تک کہ اسے کسی کمیونٹی / لوگوں کے گروپ کے خلاف منظم طریقے سے انجام نہ دیا جائے۔[22] رابن رچرڈسن اس کی تصدیق کرتے ہیں جب وہ اسلاموفوبیا کی تعریف 'مسلمانوں کے تئیں بے چینی، خوف، دشمنی اور مسترد ہونے کے احساسات' کے طور پر کرتے ہیں[23]۔

مبحث چہارم: اسلاموفوبیا کی اقسام اور مظاہر

اسلاموفوبیا اور خوف: جدید تعریفات اور مغربی ریاستی پالیسیاں

Gibbons, Thomson, and Timani (2009) نے بھی بہت سے دوسرے لوگوں کے برعکس اسلاموفوبیا کے دائرے میں کسی اور عنصر کو لیے بغیر، اسے 'مسلمانوں اور اسلامی عقیدے کا خوف' کے طور پر بالکل واضح انداز میں بیان کیا ہے۔ عباس (2004) اور زیوکیٹ (2008) بھی 'خوف' کو اسلاموفوبیا کے واحد اہم ترین جزو کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔[24] تاہم، مؤخر الذکر خوف کو ایک دشمن، 'دوسرے'، یک سنگی بلاک اور مغرب والوں کے لیے فطری دشمنی کے طور پر اسلام کے مکمل فیصلے کا پیش خیمہ سمجھتا ہے[25]۔ یہ غالباً مسلمانوں کا خوف تھا جس نے آسٹریلوی حکام کو اپنی امیگریشن خدمات سے کثیر الثقافتی خدمات کو حذف کرنے کے بارے میں سوچنے پر مجبور کیا، جو پہلے محکمہ امیگریشن اینڈ ملٹی کلچرل افیئرز اینڈ انڈیجینس افیئرز (ڈی آئی ایم آئی اے) تھا اور بعد میں اس کا نام تبدیل کر کے ڈیپارٹمنٹ آف امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ

---

19 Cook, S. A. “The History of Religions.” The Journal of Theological Studies 25, no. 97 (1923): 105.
20 Ibid,p 101
21The report may be retrieved from http://ww1.oic-oci.org/uploads/file/islamophobia/islamophobia_rep_may_07_08.pdf.
22Shryock,A 2010,islamophobia/islamophilia:beyond the poltics of enemy and friend,Bloomington,Indiana university press
23 This source has been retrieved from http://www.insted.co.uk/anti-muslim-racism.pdf.
24Abbas,T 2004,After 9/11:british south Asian muslims,islamophobia,multiculturalism and the state:the American journal of Islamic social sciences,21(3),26-38
25Zuqete,J.P 2008,the European extreme-right and islam:new directions,journal of political ideologies,13(3)321-344

((کر دیا گیا۔ آسٹریلیا، در حقیقت، میڈیا کے ذریعے بنائے گئے اسلاموفوبیا سے بری طرح متاثر ہوا ہے، جو حال ہی میں مسلمانوں پر اسلاموفوبک حملوں میں بہت زیادہ اضافے کا شکار ہے[26]۔ اگرچہ 'کثیر ثقافتی' کو ایک سرکاری نعرے کے طور پر چھوڑنے سے حکومتی حکام کے لیے کچھ منفی نتائج برآمد ہوئے ہوں گے، لیکن یہ اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ امیگریشن براعظموں سے آنے والے لوگوں تک پھیلائی گئی ہے، لیکن آسٹریلوی ثقافت کو تبدیل کرنے کے لیے غیر ملکیوں کو شہریت دینے کے ساتھ کوئی حقوق شامل نہیں ہیں۔ بنیادی طور پر نہیں، اسے اسلام فوبک جذبات سے متاثر ہونے والے عمل کے طور پر لیا جاسکتا ہے، لیکن اس کا انکار بھی مشکل ہے کیونکہ آسٹریلیا میں مسلمان پہلے ہی بڑھتے ہوئے نسلی حملوں کا شکار ہیں۔

اسلاموفوبیا میں تعصب اور تاریخی دشمنی کی جھلک

برطانیہ بھی اسی صدمے سے دوچار ہے جہاں اسلام بطور مذہب نسلی ہے اور تعلیم یافتہ مسلمانوں، خاص طور پر خواتین کی صنفی شناخت کو خاص طور پر جانچا جاتا ہے، زیادہ تر اکثر ان کی نسلی شناخت کے لیے، کسی بھی کام کے لیے ملازم ہونے پر خوف کے ساتھ۔ ایک حالیہ مطالعہ اس رجحان کی تصدیق کرتا ہے کہ میڈیا، کام کی جگہوں اور ہم عمر گروپوں کے درمیان دہشت گردی کی گفتگو کے پس منظر میں پاکستان کے لوگوں میں اسلاموفوبیا کا اشارہ پا کو فوبیا میں تبدیل ہو رہا ہے[27])۔ Uenal نے بھی اسلاموفوبیا کو بطور مذہب اسلام کے غیر معقول یا مبالغہ آمیز خوف کی تصدیق کی ہے[28]. اسلاموفوبیا کی تعریف کا تعصبی جز بھی عصری اور قدیم ادب میں بہت زیادہ احاطہ کرتا ہے۔ اسلاموفوبیا کے بارے میں ایلین کو ئلین کی وضاحت نے اسلام کے خلاف وسیع پیمانے پر تعصب کا بھی حوالہ دیا، جو ماضی میں بھی تھا اور اب بھی ہے[29]. ایک صدی پہلے کہا گیا تھا کہ اسلام سے دشمنی اور اس کی تہذیب کی نفی اور اسلام کو بدعقیدہ اور وحشیانہ قرار دینے کے بارے میں ان کی وضاحت مذہب کے لیے تعصب پر مبنی ہے۔[30] ایڈورڈ سعید (1975) بھی ان حامیوں میں سے ایک ہیں جو اپنی مشہور تصنیف اور ینٹلزم میں اسلام اور مسلمانوں کے تعصب کو یورو سینٹرک دشمنی سمجھتے ہیں[31]۔ (2002) Tolan نے اپنے پورے کام میں ایسے متعدد مواقع پر روشنی ڈالی جہاں تعصب مسلمانوں اور اسلام کے خلاف دشمنی کو ہوا دینے میں معاون ثابت ہوا۔[32] مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نفرت اور دشمنی چند مظاہر ہیں، دوسروں کے علاوہ، انتہائی تعصب کے طور پر ستعمال کیا گیا ہے۔((FAIR، ایک امریکی تھنک ٹینک ہے جس کا مقصد مسلمانوں اور اسلام کی رپورٹنگ کی نگرانی کرنا ہے،

---

26 Morgon,G&Poynting,S 2012,Global islamophobia:muslims and moral panic in the west,surrey,ashgate publishing limited

27 Saeed,T 2016,islamophobia and securitization:Religion,ethnicity and the female voice(e book)London ,Palgrave macmillon

28 Uenal,F 2016,Disentangling islamophobia:the differential effects of symbolic ,realistic and terroristic threat perceptions as mediators between social dominance orientation and islamophobia,journal of social and political psychology ,4(1),66-90

29 Allen , islamophobia ,p 145

30 Lopez,F.B,towards a definition of islamophobia:approximation of the early twentieth century,Ethnic and racial studies ,34(4)556-65

31 Said,E,Orientalism,london,Roughtledge&keganpaul,new York,penguin

32 Tolon,J.U 2002,Saracens:islam in the medieval European imagination,new York,Columbia university press

اسلاموفوبیا کو ایک ایسی اصطلاح کے طور پر بیان کرتا ہے جس سے مراد اسلام اور مسلمانوں کے خلاف دشمنی ہے جو ایک پورے عقیدے کو غیر انسانی بناتی ہے، اسے بنیادی طور پر اجنبی کے طور پر پیش کرتی ہے اور اس سے منسوب عدم برداشت اور تشدد کی بات کرتی ہے[33]۔

ادارہ جاتی تعریفات اور اسلاموفوبیا کو نسل پرستی سے جوڑنے کا بیانیہ

اسی لائن پر چلتے ہوئے، اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل (یو این ایچ آر سی) نے بھی اسلاموفوبیا کی تعریف "اسلام کے خلاف ایک بے بنیاد دشمنی اور خوف، اور اس کے نتیجے میں تمام مسلمانوں یا ان کی اکثریت سے خوف اور نفرت" کے طور پر کی ہے[34]۔ UNHRC کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بہت سے دوسرے مذاہب اور اسکالرز کے برعکس مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک، تعصبات اور غیر مساوی سلوک کو دشمنی کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔ بلٹ (2011) نے اسلاموفوبیا کو 'مذہب کی بدنامی' قرار دیا۔[35] اسلام فوبیا کو کچھ حلقوں کی طرف سے نسل پرستی کے طور پر بھی بیان کیا گیا ہے- ثقافتی نسل پرستی یا مذہبی نسل پرستی یا دونوں۔ مسلم مخالف نسل پرستی اسلاموفوبیا ہے[36]، ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ کچھ لوگوں کے نزدیک اسلاموفوبیز کی نفرت صرف اسلام یا مسلمانوں سے ہے[37] اس نفرت کا تعلق مسلمانوں کی عبادت گاہوں جیسا کہ مساجد وغیرہ ہیں ان کے ساتھ نہیں ہے[38]

مبحث پنجم: اسلاموفوبیا کی علمی جہات اور تنقیدی تجزیہ

اسلاموفوبیا: مذہبی خوف یا مسلمانوں سے نفرت؟

Geisser (2003) اسے مذہبی فوبیا کہتے ہیں[39]. جبکہ کچھ دوسرے، اسے مذہب کا مرکب قرار دیتے ہیں۔[40]،(۔ہالیڈے (2003) کا یہ بھی ماننا ہے کہ 'اسلاموفوبیا ایک اصطلاح ہے جو اسلام کے نفسیاتی خوف کے بجائے مسلمانوں کی عملی نفرت پر زیادہ کثرت سے لاگو ہوتی ہے'[41]۔ تاہم، امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، فرانس اور جرمنی کی حالیہ میڈیا رپورٹس میں مساجد کی توڑ پھوڑ اور آتش زنی کے اعداد و شمار ایک مختلف تصویر پیش کرتے ہیں۔ ایک اور اشاعت میں، ٹائرر (2010) نے دلیل دی ہے کہ مسلمانوں کو ان کے 'سفیدوں سے فرق کی ڈگری' کی بنیاد پر نسل پرستی کا نشانہ بنایا جاتا ہے، جو نسل پرستی کے پرانے مباحث سے متفق ہے[42]. سعید (2007)، اسی طرح مسلمانوں کو غیر متعین لوگوں کی نسل کے طور پر تلاش کرتا ہے، جسے مغربی اپنا دشمن سمجھتے ہیں جو کہ مغرب کو فتح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں[43]۔ اس کے برعکس، سید کا (2010) استدلال

---

33 Hollar,J&Naureckas,J 2008,Smearcasting:how islamophobes spread fear,bigotry and misinformation,new York,fair

34 Blitt,R.C 2011,The bottom up journey of defamation of religion from muslim states to the united nations :A case study of the migration of anti-constitutional ideas,studies in law,politics and society(special issue human rights:new possibilities/new problems)56,121-212

35 Ibid,p 149

36Werbner,P 2005,islamophobia:incitement to religious Hatred-legislating for a new fear?,Anthropology today,21(1),5-9

37 Massari,M 2006,islamophobia:fear and islam,laterza

38 Tyrer,D 2013,the politics of islamophobia:race ,power and Fantacy,London,pluto press

39 Geisser,V 2003,the new islamophobia,paris,la decuverte

40 Nieuwkerk,K.V 2004,veils and wooden clogs don`t go together,Ethnos,69(2),229-246

41 Halliday,islam and the myth of confrontation,p 45

42 Tyrer,D 2010,flooding the embankments:race,bio-politics and sovereignty in S.Sayyid&A.Vakil(eds)thinking through islamophobia:global perspective,London,hursts&co,p 93-110

43 Saeed,A 2007,Media,racism and islamophobia:the representation of islam and muslims in the media ,new castel,Cambridge scholars

ہماری توجہ سماجی سیاسی مغربی تناظر میں اسلاموفوبیا کی ایک مختلف تفہیم کی طرف مبذول کراتی ہے جس میں نسلی گروہوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے جو بنیادی طور پر حیاتیاتی نہیں ہوتے، لیکن ساتھ ہی، مذہب، ثقافت اور علاقوں کو نسلی سماجی گروہوں کو گھڑنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا[44] ہے۔اس سیاق وسباق کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ عربوفوبیا اور پاکوفوبیا جیسی اصطلاحات بھی بعض علاقوں کے لوگوں سے خوف یا نفرت کی بنیاد پر فروخت ہوتی ہیں۔یہاں تک کہ پیلے رنگ کی نسل پرستی، چینی اور جاپانیوں کا خوف، مغربی منڈیوں کے معاشی حاوی ہونے کا فوبیا بھی پایا جاتا ہے۔ترکی کے نمائندے اموت توپکوگلو نے 2013 میں پولینڈ میں منعقدہ آرگنائزیشن فار سیکوریٹی اینڈ کوآپریشن ان یوروپ (OSCE) کے انسانی جہت کے نفاذ کے اجلاس میں دلیل دی کہ اسلاموفوبیا نسل پرستی کی ایک عصری شکل ہے، جس کے مظاہر عدم رواداری، امتیازی سلوک اور مسلمانوں کے خلاف منفی رائے اور اسلام کے خلاف نفرت اور عوامی سطح پر نفرت ہیں[45]۔

اسلاموفوبیا اور نسلیاتی شناخت: نسل، مذہب اور ثقافت کا امتزاج

دلچسپ بات یہ ہے کہ جدید نسل پرستی کے ارتقاء کا مطالعہ کرتے ہوئے نسل کو ثقافت سے جوڑیں. تو کچھ لوگ کہتے ہیں: نسل کے جدید تصور کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک یورپ کے عروج اور امریکہ میں یورپیوں کی آمد نہ ہو۔یہاں تک کہ عیسائی یورپ نے اپنے دو اہم غیر عیسائی 'دوسروں' یعنی مسلمانوں اور یہودیوں کو جس دشمنی اور شک کی نظر سے دیکھا، اسے نسلی تشکیل کے لیے ایک مشق سے زیادہ نہیں دیکھا جا سکتا، کیونکہ یہ دشمنیاں، اپنی تمام خونریزی اور شاونزم کے لیے، ہمیشہ اور ہر جگہ مذہبی تشریح کی جاتی تھیں۔حوالہ کا یہ نقطہ ایک دلچسپ بحث کا آغاز کرتا ہے جب نسل کو ثقافت سے جوڑا جاتا ہے۔مسلمانوں کو ایک الگ نسل کے طور پر لینے سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی ثقافت ان کے مذہب یعنی اسلام سے بہت زیادہ متاثر ہے۔اگرچہ ثقافت فطرت میں زیادہ متحرک ہے اور معاشرے کی تاریخ، جغرافیہ، موسم، جدیدیت کی ڈگری وغیرہ جیسے متعدد عناصر ایک ثقافت کو فروغ دینے میں معاون ہوتے ہیں، جبکہ اسلام اور مسلمان مختلف جغرافیائی خطوں جیسے عرب مسلمان، مشرق وسطیٰ کے مسلمان، افریقی مسلمان اور ایشیائی مسلمان ہونے کی وجہ سے مختلف ثقافتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔بہت سے ثقافتی خصلتوں میں مختلف ہونے کے باوجود، اسلام کی وجہ سے ان کی ثقافت میں بہت سی مشترکات ہیں کیونکہ یہ مذہب مختلف خطوں کے مسلمانوں کی زندگیوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس معاملے میں، نسل کو ثانوی سطح پر مذہب کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے کیونکہ مختلف خطوں سے مسلمانوں کی ثقافت کا اہم پیش گو ہے۔[46]

ونٹ (2001) نے اپنی شاندار تصنیف The World is a Ghetto میں مذہبی نظریات کے ساتھ نسل کے تعلق کی تصدیق کی ہے۔یقیناً اس سے یہ بات سامنے آئے گی کہ اسلاموفوبیا مذہبی نسل پرستی ہے، جب کہ اس تصور کے ساتھ مسلم دنیا میں جنگیں اور انتشار مزید پھیلتا ہے جہاں پوری دنیا کے مسلمان ایک واحد نسل کے طور پر دکھائی دیتے ہیں۔[47]

مختصراً، اسلاموفوبیا کو مذہب، ثقافت یا دونوں کی بنیاد پر نسل پرستی کہا جائے، جس کی جڑیں تاریخ میں موجود ہیں اور اس پر ایک صدی قبل اس کا لیبل لگایا گیا تھا۔

---

44 Sayyid,S 2010,out of the devil`s dictionary:in S.Sayyid&A.Vakil (eds)thinking through islamophobia:global perspective,London,hurts&co,p 5-18
45 The report has been retrived from http://www.osce.org/odihr/106577?download=true.
46 Omi,M&Winant,H 1994,racial formation in the unitrd states:from the 1960`s to the 1990`s,new York,routldge
47 Winant,H 2001,the world is ghetto:race and democracy since world war !!,new york basic books

مذہبی نسل پرستی اور اسلاموفوبیا: ایک نظریاتی تطبیق

اس کے باوجود، جیسا کہ سید (2006) نے مناسب طور پر تبصرہ کیا، یہ 'پرانے خوف کے لیے ایک نیا لفظ' کے سوا کچھ نہیں تھا[48]۔ سید نے اسلاموفوبیا کو 'نسلی حکومت کی ایک شکل کے طور پر بیان کیا ہے... تعصب سے زیادہ... مسلمانوں کے بارے میں مداخلتوں اور درجہ بندیوں کا ایک سلسلہ'[49]۔ اس کی تعریف اسلام کا بالکل بھی حوالہ نہیں دیتی بلکہ صرف مسلمانوں کو ایک طبقہ سمجھتی ہے جن کی فلاح و بہبود اسلاموفوبیا سے متاثر ہوتی ہے۔ سب سے دلچسپ پہلو، جسے انہوں نے اپنے مضمون میں اٹھایا، وہ یہ ہے کہ "اسلاموفوبیا کے بارے میں اونٹیک نقطہ نظر تصور کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا"[50]۔

مبحث ششم: بین الاقوامی منظرنامے میں اسلاموفوبیا

اسلاموفوبیا کی تعمیر: ایک کثیر الجہتی رجحان

اس بات کی تائید کرنے کے لیے تجرباتی ثبوت پیش کریں کہ اسلاموفوبیا ایک رجحان کے طور پر واقع ہوتا ہے، بنیادی طور پر، کثرتیت کی لطیف نوعیت کی وجہ سے جو اس کی تعمیر کو تشکیل دے سکتی ہے۔ جبکہ اس سے پہلے، سید اور وکیل (2010) نے نشاندہی کی تھی کہ مذہب 'نسل' ہے، اور مسلمان نسلی ہیں[51]. غالباً، سید (2014) نے وکیل کے ساتھ اپنی دیر سے اشاعت میں اسلام فوبیا کے بارے میں اپنے نقطہ نظر پر نظر ثانی کی، جس نے اسلام کو صرف مسلمانوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرتے ہوئے تعریف کی وضاحت سے خارج کر دیا۔ اسلاموفوبیا کی تعریف اور وضاحت کے مختلف رنگوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، رنی میڈ ٹرسٹ کی رپورٹ اور اس کی تعمیر پر غور کرنے کے طریقے پر بات کرنا بے جا نہیں ہوگا۔ رپورٹ میں اسلام فوبیا کو مسلم مخالف نسل پرستی اور تعصب کے طور پر بیان کیا گیا ہے، اور 'اسلام سے خوف یا نفرت کا حوالہ دینے کا ایک مختصر طریقہ – اور اس لیے، تمام یا زیادہ تر مسلمانوں سے خوف یا ناپسندیدگی'۔ یہ شاہد ہے کہ اس کی تاریخی تشکیلات اور گہرائی کا حوالہ دیتا ہے جس کی وجہ سے یہ اصطلاح ایک نیولوجی کے طور پر ظاہر ہوتی ہے، جو صرف برطانیہ میں نسلی تعلقات کے ہنگامی حالات سے متاثر ہوتی ہے۔[52] رپورٹ میں اسلام فوبیا کو ایک تعمیر کے طور پر بیان کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اسلام کے بارے میں آٹھ سوالات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جو درج ذیل ہیں:
1. کیا اسلام کو یک سنگی اور جامد، یا متنوع اور متحرک کے طور پر دیکھا جاتا ہے؟ 2. کیا اسلام کو 'دوسرے' اور الگ، یا ایک جیسے اور ایک دوسرے پر منحصر کے طور پر دیکھا جاتا ہے؟ 3. کیا اسلام کو کمتر، یا مختلف لیکن برابر کے طور پر دیکھا جاتا ہے؟ 48 اسلاموفوبیا 4. کیا اسلام کو ایک جارحانہ دشمن کے طور پر دیکھا جاتا ہے یا ایک تعاون پر مبنی شراکت دار کے طور پر؟ 5. کیا مسلمانوں کو جوڑ توڑ کے طور پر دیکھا جاتا ہے یا مخلص؟ 6. آیا 'مغرب' پر مسلمانوں کی تنقید کو رد کیا جاتا ہے یا ان پر بحث کی جاتی ہے؟ 7. کیا مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک کا دفاع کیا جاتا ہے یا مخالفت؟ کیا مسلم مخالف گفتگو فطری ہے یا مسئلہ؟ اسلاموفوبیا کی اس دلچسپ بائنری اسکیمائزیشن نے تعریفی بحث کو ایک نئے مرحلے میں داخل کیا، جہاں تعصب اور نسل پرستی کو اسلام اور مسلمانوں کے لیے کم از کم منفی انداز کے طور پر قبول کیا گیا ہے[53]۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آٹھ سوالات اسلام کے بطور مذہب اور اس کے پیروکاروں کے درمیان یکساں طور پر تقسیم کیے گئے ہیں تاکہ یہ فرق کیا جا سکے کہ آیا اسلاموفوبیا اسلام کی طرف ہے یا

48 Sayyid,S 2014,A measure of islamophobia ,islamophobia studies journal ,2(1),9
49 Ibid ,p 19
50 Ibid ,p 22
51 Sayyid,S&Vakil,A.K 2010,who`s afraid of islamophobia ,in S.Sayyid &A.K vakil (eds)thinking through islamophobia,Oxford university press ,272
52 Ibid,p 176
53 Conway,G&Richardson,R 1997,islamophobia :A challenge for us all,London,Runny mede trust,p 4

مسلمانوں کی، جیسا کہ ہماری پہلے کی گئی بحثیں اس پہلو کو بیان کرتی ہیں۔ دوسرا، کھلے اور قریبی خیالات کو اس تعریف میں متعدد جہتوں میں حل کیا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلاموفوبیا کو یک سنگی اور لکیری ساخت کے طور پر نہیں لیا جاسکتا، بلکہ فطرت میں کثیر جہتی اور متحرک ہے۔

رنی میڈ رپورٹ: اسلاموفوبیا کی مفہومی بنیادوں کی تشکیل

ان سوالات کی بنیاد پر، Runnymede رپورٹ نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کھلے اور قریبی خیالات میں ان مخالفتوں کی اہم جہتوں کے ساتھ ثنائی پوزیشنوں کو واضح کیا۔ درج ذیل جدول اسے مزید واضح طور پر سمجھنے میں مدد کرے گا (کون وے اینڈ رچرڈ سن، 1997، صفحہ 5)۔ طول و عرض اسلام کا بند نظریہ اسلام کا کھلا نظریہ 1 یک سنگی / متنوع اسلام کو ایک واحد یک سنگی بلاک کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جامد اور نئی حقیقتوں کے لیے غیر جوابدہ۔ اسلام کو داخلی اختلافات، بحث و مباحثہ اور ترقی کے ساتھ متنوع اور ترقی پسند نظر آتا ہے۔ 2 اسلام کو الگ الگ اور دوسرے کے طور پر دیکھا جاتا ہے: (a دیگر ثقافتوں کے ساتھ کوئی اہداف یا اقدار مشترک نہ ہوں، (b ان سے متاثر نہ ہوں اور (c ان پر اثر انداز نہ ہوں۔ اسلام کو دوسرے عقائد اور ثقافتوں کے ساتھ باہم انحصار کے طور پر دیکھا جاتا ہے: (a کچھ مشترکہ اقدار اور مقاصد، (b ان سے متاثر اور (c ان کی افزودگی۔ 3 کمتر / مختلف اسلام کو مغرب سے کمتر سمجھا جاتا ہے: وحشی، غیر معقول، قدیم، جنس پرست۔ اسلام کو مخصوص طور پر مختلف، لیکن کمی نہیں، اور اتنا ہی احترام کے لائق دیکھا جاتا ہے۔ اسلاموفوبیا 49 ابعاد اسلام کا بند نظریہ اسلام کا کھلا نظریہ 4 دشمن / ساتھی اسلام کو پر تشدد، جارحانہ، دھمکی آمیز، دہشت گردی کے حامی، 'تہذیبوں کے تصادم' میں مصروف کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اسلام کو مشترکہ کوآپریٹو اداروں اور مشترکہ مسائل کے حل میں ایک حقیقی یا ممکنہ شراکت دار کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ 5 جوڑ توڑ / مخلص اسلام کو سیاسی نظریہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے جسے سیاسی یا فوجی فائدے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

اسلام کے تصور پر مبنی ثنائی فریم ورک: بند نظریہ بمقابلہ کھلا نظریہ

اسلام کو ایک حقیقی مذہبی عقیدے کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس پر اس کے پیروکار خلوص نیت سے عمل کرتے ہیں۔ 6 مغرب کی تنقید کو مسترد کر دیا گیا / سمجھا جاتا ہے کہ 'مغرب' کے اسلام کی طرف سے کی جانے والی تنقید کو مسترد کر دیا گیا۔ 'مغرب' اور دیگر ثقافتوں پر تنقید اور بحث کی جاتی ہے۔ 7 امتیازی سلوک کا دفاع / تنقید اسلام کے خلاف دشمنی کا استعمال مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور مسلمانوں کو مرکزی دھارے کے معاشرے سے خارج کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسلام کے ساتھ بحث اور اختلاف امتیازی سلوک اور اخراج کا مقابلہ کرنے کی کوششوں کو کم نہیں کرتے۔ 8 اسلاموفوبیا کو فطری سمجھا جاتا ہے[54]

مبحث ہفتم: اسلاموفوبیا کا سدِباب — تجاویز و امکانات

اسلاموفوبیا اور مغربی رویّے: کھلے و بند نظریات کا تنقیدی جائزہ

مسئلہ مسلم دشمنی کو فطری اور 'معمول' کے طور پر قبول کیا گیا۔ اسلام کے تنقیدی نظریات کو خود تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ غلط اور غیر منصفانہ ہوں۔ یہ خاکہ مستشرقین کے نقطہ نظر میں تیار کیا گیا ہے۔ تاہم، اسلام اور مسلمانوں کا آپس میں موازنہ کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کھلا نظریہ غالباً وہ ہے جو مغرب کے لیے قابل قبول ہے جس میں اسلاموفوبیا کے ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی پوزیشن اس بات کا تعین کرے گی کہ مغرب اس کے ساتھ کیسا سلوک کرے۔ یہ جدول پوری طرح سے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں مغرب کے ردعمل کو اسپیکٹرم کے بارے میں کسی بھی نظریے پر اور شاذ و نادر ہی مسلمانوں اور اسلام کو آزاد شناخت کے

54 Ibid ,p 5

طور پر پیش کرتا ہے۔ مزید بر آں، تمام منفیات، ممکنہ طور پر اسلام اور مسلمانوں سے وابستہ ہیں، رنگ، نسل، عقیدہ، مسلمانوں کے علاقے اور بطور مذہب اسلام کے گروہوں سے قطع نظر، بند خیالات میں درج ہیں۔ اس رپورٹ کی اشاعت سے مسئلہ پر بحث پیدا کرنے اور اسلاموفوبیا کی تفہیم سے متعلق بہت سے پیچیدہ علاقوں سے ڈھول صاف کرنے میں مدد ملی۔ اس کے باوجود، اس نے غیر شعوری طور پر اسلاموفوبیا کے خطرے کو ادارہ بنا دیا ہے، اگرچہ ایک لطیف انداز میں۔

اسلاموفوبیا کی نوعیت: ایک کثیر الجہتی، غیر خطی اور متحرک رجحان

اسلاموفوبیا کی اصطلاح کے ساتھ شاید ہی کوئی برائی باقی رہ گئی ہو، جس کی عصری اور قدیم علمی ادب میں معقول وجوہات کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے۔ تاہم، ہم فرض کرتے ہیں کہ اس بحث کے ذریعے اسلاموفوبیا کی کچھ جہتیں واضح ہو گئی ہیں اور اس کی تعمیر کے بارے میں کچھ بنیادی مفروضے بنانے میں معاون ہیں۔ یہ مفروضے درج ذیل ہیں: • پہلا اور سب سے اہم مفروضہ یہ ہے کہ اسلاموفوبیا یک سنگی اور لکیری نوعیت کا نہیں ہے، بلکہ ایک کثیر جہتی اور متحرک تعمیر ہے۔ • اسلاموفوبیا ایک دوسرے سے آزاد، اسلام یا مسلمانوں کے ساتھ واحد طور پر منسلک نہیں ہو سکتا ہے، لیکن یہ فطرت کے لحاظ سے دونوں ہستیوں کو اپنے دائرے میں لے کر مکمل ہے۔ • اسلاموفوبیا کسی خاص رنگ، عقیدے، ذات، علاقے کے لوگوں کی طرف نہیں بلکہ ان تمام لوگوں کے لیے ہو سکتا ہے جو اسلام کو بطور مذہب مانتے ہیں۔ • اسلاموفوبیا نہ صرف معاشرے کے افراد میں رویہ کی سطح پر فروغ پا سکتا ہے، بلکہ یہ سماجی نظام میں بھی موجود ہو سکتا ہے جو سماجی نظام میں ہر کسی کو متاثر کرنے کے قابل ہو۔ • اسلاموفوبیا صرف ایک عصری رجحان نہیں ہے بلکہ اس کی جڑیں تاریخ میں بھی موجود ہیں۔ • اسلاموفوبیا نہ صرف مغربی یا غیر مسلم معاشروں میں پایا جا سکتا ہے، بلکہ یہ مسلم معاشروں میں بھی ہو سکتا ہے، اگرچہ زیادہ تر اپنی بنیاد پرست شکل میں ہو۔ • اسلاموفوبیا کے مظاہر زیادہ تر عام ہیں اور اس کے سابقہ واقعات سے آزاد ہیں۔ • اسلاموفوبیا کے تمام سابقہ یا جہتیں بنیادی طور پر اس کو معاشرے میں ایک ہی وقت میں رونما ہونے کے لیے تشکیل نہیں دیتی ہیں۔ بلکہ، معاشروں میں اسلاموفوبک ہونے کی الگ الگ وجوہات ہیں۔ • اسلاموفوبیا کے اظہار کی حدیں معاشرے کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ لہٰذا، ظاہری شکلوں کا بصری طور پر تعین کرنے کے لیے کوئی اہم نکتہ نہیں ہے۔ • اسلاموفوبیا خطوط اور گفتگو کا ایک پیچیدہ بنڈل ہے، اور اس کے متعدد پہلو / جہتیں ہیں۔ اس لیے اسے اسلاموفوبیا کہا جا سکتا ہے۔ تعمیر کے بارے میں ہماری سمجھ کی بنیاد پر، مندرجہ ذیل درخت کا خاکہ ہمیں اسلاموفوبیا کو سمجھنے میں مدد کرے گا جس میں متعدد جہتیں اور تاریں ہیں۔ اسلاموفوبیا 51 اسلاموفوبیا کی جہتیں نسل پرستی دیگر مذہبی نسل پرستی ثقافتی نسل پرستی تہذیب کا خطرہ حقیقت پسندانہ خطرہ سلامتی کے خطرات علامتی خطرات سماجی ثقافتی خطرات سیاسی خطرات معاشی خطرات تہذیبوں کا تصادم تعصب خطرہ تصورات اسلاموفوبیا مسلمانوں کے لیے منفی سوچ ہے۔ یہ بنیادی طور پر تعصب، خطرے کے تاثرات اور نسل پرستی سے مراد ہے اور ایک دوسرے سے آزاد ہے یا دوسری صورت میں، جہاں تعصب کو 'دوسرے' کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ خطرے کے تصورات کی چار ذیلی جہتیں ہو سکتی ہیں، یعنی علامتی خطرہ (یا سماجی ثقافتی خطرات)، سلامتی کے خطرات، حقیقت پسندانہ خطرات (سیاسی یا اقتصادی خطرات یا دونوں کے طور پر)، تہذیبی خطرہ (تہذیب کے تناظر میں تصادم) اور نسل پرستی دو ممکنہ ذیلی جہتوں کے ساتھ، یعنی مذہبی اور ثقافتی۔ اسلاموفوبیا کے ان علمی جہتوں کا کوئی ایک سابقہ نہیں ہو سکتا ہے، لیکن انفرادی سطح پر یا معاشرے میں ایک سماجی نظم کے طور پر اسلاموفوبیا کو فروغ دینے میں متعدد عوامل حصہ ڈال سکتے ہیں۔ اس معاملے میں کچھ سابقہ مستقل رہتے ہیں، جبکہ کچھ سماجی سیاسی اور سیکورٹی وجوہات کی بنا پر مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس طرح، اسلاموفوبیا بنیادی طور پر ہے۔

خلاصہ بحث

وقت اور جگہ میں ایک جمود والی تعمیر نہیں ہے، بلکہ ان حالات کے زبردست اثرات مرتب کرتی ہے جہاں یہ فروغ پاتی ہے۔ مثال کے طور پر، 9/11 کے بعد، امریکی معاشرے کو سیکورٹی کی ناگفتہ بہ صورت حال اور مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں میڈیا کی پاگل پن کی وجہ سے اسلامو فوبک واقعات میں زبردست اضافے کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی تشبیہ پر، جب لندن یا پیرس کی گلیوں میں دہشت گردی کی واضح کارروائیوں کا مشاہدہ کیا جاتا ہے تو مسلمانوں یا اسلام پر میڈیا کی تنقید کا مشاہدہ کرتے ہوئے یہ حیرت کی بات نہیں ہونی چاہیے۔ بہر حال، معاشرے کے لیے ایک خطرہ کے طور پر اسلاموفوبیا کی شدت مختلف ادوار میں مختلف ہو سکتی ہے کیونکہ کسی خاص دور میں مسلمانوں کی تاریخی دشمنی اور سماجی بیگانگی کی حد تک۔52 اسلاموفوبیا تعصب اور نسل پرستی کی تاریخ اسلام فوبیا کے ماخذ کے طور پر دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف ڈگریوں کے ساتھ بنیادی طور پر مستقل ہے۔ صدیوں پرانی دشمنی اور توہین آمیز کلچ (جیسے موزز) جو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان سینکڑوں سالوں کے (جنگی) تعامل میں ابھرے ہیں، اور مسلمانوں / اسلام اور دوسروں کے درمیان تعلقات کی نوعیت چاہے دوست، دشمن، 'دوسرے'، محکوم، غاصب، غاصب یا نسل پرست گروہ کے طور پر اسلام کے خلاف بھیجے جانے والے لوگوں کے بنیادی گروہ ہیں۔ عصری اسلاموفوبیا، اس طرح، ماضی کا بہت بڑا بوجھ اٹھاتا ہے اور کئی طریقوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس تناظر میں خوف اور نفرت اسلاموفوبیا نہیں ہیں بلکہ اس کے کچھ مظاہر ہیں۔ دیگر میں مسلمانوں کا اخراج، تمام یا زیادہ تر مسلمانوں اور / یا اسلام کی ناپسندیدگی، نفرت کے جذبات وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں۔ تاہم، تعمیر کی تین اہم جہتوں کی وجوہات، یعنی تعصب، خطرے کے تصورات اور نسل پرستی، اسلاموفوبیا کے سابقہ کے طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتی ہیں۔ علمی سطح پر اسلاموفوبیا (تعصب، خطرے کے تصورات اور نسل پرستی) اور اس کے ماخذ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے اور مسئلہ کی بہتر تفہیم کے لیے لاجسٹک یا پوائنٹ ٹو پوائنٹ فیشن میں ایک دوسرے سے منسلک کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح، اسلاموفوبیا کے آثار اور سابقہ واقعات کے تجرباتی اعداد و شمار کو مناسب طریقے سے فعال کرنے کے بعد جمع کرنا سنگین نوعیت کے مسائل کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Allen, Chris. *Islamophobia*. Farnham, Surrey: Ashgate Publishing Limited, 2010.
* Barker, Martin. *The New Racism: Conservatives and the Ideology of the Tribe*. London: Junction Books, 1981.
* Conway, Gordon, and Richard Richardson. *Islamophobia: A Challenge for Us All*. London: Runnymede Trust, 1997.
* Dinet, Etienne, and Sliman Ibrahim. *L'Orient Vu de l'Occident*. Paris: Piazza-Geutner, 1925.
* Halliday, Fred. *Islam and the Myth of Confrontation: Religion and Politics in the Middle East*. London: I. B. Tauris, 2003.
* Harrison, Christopher. *France and Islam in West Africa, 1860–1960*. Cambridge: Cambridge University Press, 1988.
* Hollar, Julie, and Jim Naureckas. *Smearcasting: How Islamophobes Spread Fear, Bigotry and Misinformation*. New York: FAIR, 2008.
* Iqbal, Zafar. *Islamophobia: History, Context and Deconstruction*. Washington, DC: n.p., 2011.
* Massari, Monica. *Islamophobia: Fear and Islam*. Rome: Laterza, 2006.
* Morgon, Glyn, and Scott Poynting. *Global Islamophobia: Muslims and Moral Panic in the West*. Surrey: Ashgate Publishing Limited, 2012.

* Omi, Michael, and Howard Winant. *Racial Formation in the United States: From the 1960s to the 1990s*. New York: Routledge, 1994.
* Quellien, Alain. *The Moslem Policy in French West Africa*. Paris: Emile Larose, 1910.
* Saeed, Amir. *Media, Racism and Islamophobia: The Representation of Islam and Muslims in the Media*. Newcastle: Cambridge Scholars, 2007.
* Saeed, Tania. *Islamophobia and Securitization: Religion, Ethnicity and the Female Voice*. London: Palgrave Macmillan, 2016.
* Shryock, Andrew. *Islamophobia/Islamophilia: Beyond the Politics of Enemy and Friend*. Bloomington: Indiana University Press, 2010.
* Tolon, J. U. *Saracens: Islam in the Medieval European Imagination*. New York: Columbia University Press, 2002.
* Tyrer, David. *The Politics of Islamophobia: Race, Power and Fantasy*. London: Pluto Press, 2013.
* Winant, Howard. *The World Is a Ghetto: Race and Democracy Since World War II*. New York: Basic Books, 2001.